از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:30مارچ،1995

جھومن سنگھ و دیگراں۔

بنام

سینٹرل بورڈ آف انویسٹی گیشن و دیگراں

[بی پی جیون ریڈی اور ایس سی سین، جسٹس صاحبان]

آئین ہند1950: آرٹیکل142,136,32

رٹ۔-عدالتی عمل کے غلط استعمال کا الزام-شریک کرایہ داروں کی بے دخلی کے خلاف کرایہ دار کے ذریعے جعلی ڈگری حاصل کرنا-عدالتوں کے عمل کا صریح غلط استعمال کیا گیا-عدالت کو اس طرح کے غلط استعمال کو درست کرنے کا اختیار حاصل ہے-قرار پایا رٹ قابل سماعت ہے—بھاری اخراجات عائد کرنا-سپریم کورٹ کی ہدایات۔

درخواست گزاروں نے اس عدالت میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں سنٹرل بورڈ آف انویسٹی گیشن کو مدعاعلیہ-3 اور درخواست گزاروں کی غیر قانونی بے دخلی کے لیے دھوکہ دہی کی ڈگری حاصل کرنے کے ذمہ دار دیگر افراد کی تحقیقات اور مقدمہ چلانے کی ہدایت کی گئی۔ان کا معاملہ یہ تھا کہ کرایہ دار کے طور پر ان کے پاس چار دکانوں کا قبضہ تھا جبکہ تیسرے مدعاعلیہ کے پاس ایک SG کی ملکیت والی جائیداد کی پانچویں دکان کا قبضہ تھا۔ SG کی موت کے بعد درخواست گزاروں میں سے تین نے مکان مالک سے تین دکانیں خریدیں،SG کی بیوی اور ان کے حق میں بیع ناموں بھی جاری کیے گئے۔تاہم، مکان مالک کی موت کے بعد تیسرے مدعاعلیہ نے خود کو تمام پانچوں دکانوں کا مالک قرار دینا شروع کر دیا اور خریدار سے کرایہ کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے مزاحمت کی۔مزید برآں، درخواست گزاروں کو دکانوں سے غیر قانونی طریقے سے نکالنے کے لیے،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندہ نمبر 3 نے ایک چالباز حکمت عملی اپنائی اور درخواست گزار نمبر 1 اور 2 کے خلاف دو ڈگریاں دھوکہ دہی کے ذریعے حاصل کیں، ایک ڈسٹرکٹ جج I گوہاٹی کی عدالت سے اور دوسری سب جج I گیا کی عدالت سے۔ ان ڈگریوں کے لحاظ سے درخواست گزار 1 اور 2 کو اپنی دکانوں کا پرامن قبضہ متعلقہ ڈگری داراں کے قیود کرنا تھا۔ درخواست گزاروں نے مزید الزام لگایا کہ ان کا مذکورہ ڈگریوں میں مدعی کے طور پر دکھائے گئے افراد سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی معاملہ ہے اور انہیں مذکورہ ڈگریوں کے بارے میں تب معلوم ہوا جب تعمیل کنندہ احاطے پر قبضہ کرنے کے لیے تحویلی وارنٹ لے کر آیا۔

دوسری طرف تیسرے مدعاعلیہ نے درخواست گزاروں کے ملکیت کے دعوے کی تردید کی اور مکان مالک کے ذریعے 1992 میں انجام دیے گئے بیع ناموں کی بنیاد پر دکانوں کی ملکیت کا دعوی کیا۔ جہاں تک ڈگری کا تعلق ہے، انہوں نے کہا کہ ان دونوں ڈگریوں میں مدعیوں نے ان سے رابطہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ڈگریوں پر عمل درآمد کرنا چاہتے ہیں اور عمل درآمد کے بعد وہ کچھ دوسرے افراد کو دکانیں دیں گے اور 'پگڑی' حاصل کریں گے لیکن انہوں نے ان مدعیوں سے مذکورہ ڈگریوں کو بیس ہزار روپے میں خریدا اور ان سے اٹارنی کے اختیارات حاصل کیے تاکہ وہ مذکورہ ڈگریوں پر عمل درآمد کر سکیں۔ تیسرے مدعاعلیہ نے اس بنیاد پر رٹ پٹیشن وں کی پائیداری پر بھی اعتراض اٹھایا کہ درخواست گزاروں کی طرف سے کی گئی شکایت کی نوعیت کی بنیاد پر آرٹیکل 32 کے تحت ایک رٹ مکمل طور پر نامناسب تھی کیونکہ درخواست گزار اپنے کسی بھی بنیادی حقوق کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تھے۔

عرضی کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. جس طریقے سے ڈگریاں حاصل کی گئیں اور دہلی کی عدالت کے بذریعے تیسرے مدعاعلیہ کے بذریعے انہیں عملانے کی کوشش کی گئی، یہ عدالتوں کے عمل کے غلط استعمال کا واضح معاملہ ہے۔ پوری کہانی، اس کا ہر ٹکڑا، ایسا لگتا ہے کہ ایک من گھڑت ہے جس پر کوئی غور نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ بہت واضح ہے کہ مذکورہ حکمت عملی کا سہارا تیسرے مدعاعلیہ نے مذکورہ جعلی ڈگریوں پر عمل درآمد میں پہلے اور دوسرے درخواست گزاروں کی خفیہ بے دخلی حاصل کرنے کے لیے لیا تھا کیونکہ اس نے سوچا ہوگا کہ یہ مشکل ہوگا- کسی بھی صورت میں، اس کے لیے قانون کے ذریعہ مقرر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

کردہ درست طریقہ کار کے مطابق مذکورہ رٹ پٹیشنروں کی بے دخلی حاصل کرنے میں کافی وقت لگے گا۔

2. تیسرے مدعاعلیہ کی طرف سے ان حالات کے حوالے سے پیش کی گئی کہانی جس میں وہ دعوی کرتا ہے کہ اس نے مذکورہ ڈگریاں خریدی ہیں وہ انتہائی داستانی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پوری کہانی من گھڑت ہے۔ اس کے بجائے تیسرے مدعاعلیہ نے خود گوہاٹی اور گیا عدالتوں سے مذکورہ ڈگری حاصل کرنے کے لیے ہیرا پھیری کی ہے تاکہ درخواست گزار 1 اور 2 کو قانون کے مطابق کے علاوہ بے دخل کیا جا سکے۔ اس نے عدالتوں تک حد سے تجاوز کرنے اور مذکورہ حربے کا سہارا لے کر انصاف کے مقاصد کو پامال کرنے اور شکست دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نہ صرف اس طرح کے ہتھکنڈوں کو کامیاب ہونے دیا جائے بلکہ ان میں ملوث افراد سے مناسب طریقے سے نمٹا جائے۔ ایسی صورت حال میں عدالت یہ قبول کرنے کی طرف مائل نہیں ہے کہ آرٹیکل 32 کے تحت یہ رٹ پٹیشن قابل قبول نہیں ہے۔ جب عدالتوں اور عدالتی نظام کے عمل کا اس طرح کا صریح غلط استعمال اس عدالت کے نوٹس میں آتا ہے، تو اس کے پاس اسے درست کرنے کا اختیار، درحقیقت فرض ہے، چاہے ایسا کرنے کا اختیار آئین کے آرٹیکل 32، 136 یا 142 سے ملتا ہے۔ اس کے مطابق درج ذیل ہدایات جاری کی گئی ہیں:-

(i) اعتراض شدہ ڈگریوں کو ناقابل عمل قرار دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار 1 اور 2 کو مذکورہ ڈگریوں کے نفاذ میں دکانوں سے بے دخل نہیں کیا جائے گا:

(ii) تیسرا مدعاعلیہ ایک لاکھ روپے کی لاگت کے طور پر ادا کرے گا جو رٹ پٹیشنز 1 اور 2 روپے میں سے ہر ایک کو پچاس ہزار روپے ادا کیا جائے گا: اور

(iii) تیسرا مدعاعلیہ یا اس کے تحت یا اس کے بذریعے دعوی کرنے والا کوئی دوسرا شخص رٹ پٹیشنز 1 سے 4 کو ان کے قبضے میں موجود دکانوں سے قانون کے مطابق بے دخل کرنے کا حقدار نہیں ہو گا۔

اصل دیوانی دائرہ اختیار: رٹ پٹیشن (C) نمبر 487، سال 1994۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست گزاروں کے لیے ان کے ساتھ ایم سی بھنڈارے اور آر پی گپتا (مداخلت کار)۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندگان کی طرف سے کے ٹی ایس تلسی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، کے جی بھگت، پی کے جین، ٹی سی شرما اور پی پر میشورن ان کے ساتھ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا

بی پی جیون ریڈی، جسٹس - یہ رٹ پٹیشن عدالت کے عمل کے سنگین غلط استعمال کو سامنے لاتی ہے - خاص طور پر ایک سے زیادہ عدالتوں کے عمل کا غلط استعمال - جس میں بعض بے ایمان افراد شامل ہیں۔ چونکہ مقدمے کے حقائق خود جواب دہندہ نمبر 3 کے ذریعے کیے گئے مذکورہ بدسلوکی کا ثبوت ہیں، اس لیے ہم انہیں پہلے بیان کریں گے۔

چار رٹ پٹیشنر چار دکانوں کے کرایہ دار ہیں جن کی جائیداد نمبر WZ-93، تیتر پور، نجف گڑھ روڈ، نئی دہلی-110027، جبکہ تیسرا مدعا دار کرایہ دار کے طور پر پانچویں دکان پر قابض ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق، ایک سیارام گپتا مذکورہ پانچ دکانوں کا مالک تھا۔ 1983 میں یا اس کے آس پاس ان کی موت پر ان کی اہلیہ شریمتی ارمیلا دیوی اور ان کی تین بیٹیاں مالک بن گئیں۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ سال 1992 کے آخر میں مکان مالک نے متعلقہ کرایہ داروں کو دکانیں فروخت کرنے کی پیشکش کی۔ درخواست گزاروں میں سے تین نے وہ تین دکانیں خریدیں جن پر ان کا قبضہ تھا۔ ان کے حق میں بیع ناموں بھی انجام دیے گئے۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ شریمتی ارمیلا دیوی کی موت کے بعد تیسرے مدعا علیہ سری سنگیت سنگھ نے خود کو تمام پانچوں دکانوں کا مالک قرار دینا شروع کر دیا اور درخواست گزاروں سے کرایہ کا مطالبہ کیا جس کی انہوں نے مخالفت کی۔

درخواست گزاروں نے شکایت کی کہ رٹ پٹیشنروں کو قانونی عمل کے علاوہ دکانوں سے بے دخل کرنے کے لیے، تیسرے مدعا علیہ نے ایک منحرف حربے کا سہارا لیا۔ درخواست گزار 1 اور 2 کے خلاف دو ڈگریاں حاصل کی گئیں - ایک گوہاٹی میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج-1 کی عدالت سے پہلے درخواست گزار کے خلاف اور دوسری سب جج-1، گیا (بہار) سے دوسرے درخواست گزار کے والد کے خلاف۔ گوہاٹی عدالت کی ڈگری 18 مئی 1994 کو ثالثی مقدمہ نمبر 47، سال 1994 میں ایک ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بناتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایوارڈ سری بھوپیندر سنگھ، ولدیت سری ہرچران سنگھ، سکونت سری منتا پور، بھنگ گڑھ، گوہاٹی نے سری جھومن سنگھ، ولدیت سری چڑا سنگھ، سکونت تیتر پور، نئی دہلی (اس رٹ پٹیشن میں پہلا رٹ پٹیشنر) کے خلاف حاصل کیا تھا۔ ڈگری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں کہا گیا ہے کہ مدعاعلیہ سری جھومن سنگھ یکم اپریل 1992 سے سری بھوپیندر سنگھ کو ادائیگی کی تاریخ تک سالانہ بارہ فیصد شرح سود کے ساتھ پچاس ہزار روپے کی رقم ادا کرے گا اور تیتر پور، مین نجف گڑھ روڈ، ٹیگور گارڈن، نئی دہلی میں واقع WZ 93/4 کے احاطے کا حصہ بننے والی دکان نمبر 4 والی جائیداد کا پر امن خالی قبضہ بھی حوالے کرے گا۔ مذکورہ ڈگری مخصوص کرنے والی دکان نمبر 4 کے ساتھ ایک جائے نقشہ منسلک ہے جسے مذکورہ ڈگری کے مدعاعلیہ کو مدعی کے حوالے کرنا تھا۔ سب جج-1st، گیا کے ذریعے پاس کی گئی دوسری ڈگری بھی ایک ڈگری ہے جو ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بناتی ہے۔ جس ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنایا گیا ہے، وہ دیگر باتوں کے ساتھ ہدایت کرتا ہے کہ سری الانور ولدیت سری امیر بکش، سکونت تیتر پور، نئی دہلی مدعی کے حوالے کرے جس میں دکان نمبر 3 کا پر امن خالی قبضہ ہے جو جائیداد نمبر 93/3، تیتر پور، مین نجف گڑھ روڈ، ٹیگور گارڈن، نئی دہلی-27 (منسلک منصوبے میں مخصوص) کا حصہ ہے، مذکورہ ایوارڈ کو عدالت کا قاعدہ بنائے جانے کے پندرہ دن کے اندر۔ کوتاہی میں، مدعی سری روی راج سنگھ کو مذکورہ ڈگری پر عمل درآمد کرنے اور قبضہ بازیافت کرنے کا حقدار قرار دیا گیا۔ عمل درآمد کو مذکورہ دو ڈگریوں میں سے نکال کر عمل درآمد کے لیے دہلی منتقل کر دیا گیا۔ درخواست گزار 1 اور 2 کو مذکورہ ڈگریوں کے بارے میں تب معلوم ہوا جب تعمیل کنندہ مذکورہ احاطے کے قبضے کی فراہمی کے وارنٹ کے ساتھ آیا۔ پڑوسیوں کی حمایت سے درخواست گزاروں کی طرف سے کی گئی مزاحمت کی وجہ سے، بیلف اس دن ڈگریوں پر عمل درآمد نہیں کر سکا۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ عدالتی ریکارڈ سے تصدیق ہونے پر انہیں مذکورہ ڈگریوں کی تفصیلات معلوم ہوئیں۔ درخواست گزار 1 اور 2 کا کہنا ہے کہ ان کا مذکورہ ڈگریوں میں مدعی کے طور پر دکھائے گئے افراد سے کوئی تعلق نہیں تھا، ان کے ساتھ کوئی لین دین نہیں تھا، گوہاٹی، گیا یا کہیں اور ان کے درمیان کوئی تنازعہ تھا۔ وہ اس بات پر بھی شک کرتے ہیں کہ کیا واقعی ایسے افراد موجود ہیں۔ ان کے مطابق، یہ ساری بات ایک من گھڑت بات ہے جس میں تیسرے مدعاعلیہ نے درخواست گزار 1 اور 2 کو خفیہ طور پر بے دخل کرنے کے لیے ملوث کیا ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں کہ مذکورہ دھوکہ دہی کی ڈگریاں حاصل کرنا اور جس طریقے سے انہیں عمل درآمد دینے کی کوشش کی گئی تھی اور درخواست گزاروں نے اپنی دکانوں سے بے دخل کرنے کی کوشش کی تھی وہ تیسرے مدعاعلیہ کی مجرمانہ سازش کا نتیجہ ہے۔ یہ عدالت کے عمل کے مجموعی غلط استعمال کے علاوہ مجرمانہ جرم کے مترادف ہے۔ اس کے مطابق، وہ ایک مناسب رٹ، حکم یا ہدایت جاری کرنے کے لیے دعا کرتے ہیں جس میں سی بی آئی کو ان حالات کی تحقیقات اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تفتیش کرنے کی ہدایت کی جائے جن میں مذکورہ بالا ڈگریاں منظور کی گئیں اور اس کے لیے ذمہ دار افراد کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے۔

اس عدالت نے 5 ستمبر 1994 کورٹ پٹیشن پر غور کیا اور مذکورہ بالا ثالثی ایوارڈز کے مطابق بے دخلی پر روک لگادی۔

تیسرا مدعاعلیہ سری سنگیت سنگھ پیش ہوا اور جوابی حلف نامہ داخل کیا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ ان دکانوں کا مالک ہے جو رٹ پٹیشنروں کے قبضے میں ہیں جو کہ سال 1992 میں مذکورہ بالا مکان مالک کے ذریعے اس کے حق میں کیے گئے بیع نامہ کی بنیاد پر ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ درخواست گزار شریمتی ارمیلا دیوی کے ماتحت چار دکانوں کے سلسلے میں کرایہ دار تھے لیکن درخواست گزاروں کے ملکیت کے دعوے کی تردید کرتا ہے۔ تیسرے رٹ پٹیشنر سری وجے کمار بہل کے خلاف، وہ کہتے ہیں، انہوں نے اپنی بے دخلی کے لیے ایک مقدمہ (مقدمہ نمبر 97، سال 1993) دائر کیا ہے۔ جواب دعویٰ میں، وہ کہتے ہیں، وجے کمار بہئی نے شریمتی ارمیلا دیوی کی ملکیت کا اعتراف کیا ہے۔ ان حالات کے حوالے سے جن میں اس نے درخواست گزار 1 اور 2 کے خلاف مذکورہ بالا دو ڈگریوں پر عمل درآمد کیا، تیسرے مدعاعلیہ نے درج ذیل بیانات دیے ہیں، جو اس کے اپنے الفاظ میں بہتر طور پر بیان کیے گئے ہیں:

"(2) یہ پیش کیا جاتا ہے کہ گوہاٹی کے بھوپیندر سنگھ اور گیا کے دوسرے ربی راج نے جواب دینے والے مدعاعلیہ سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ وہ جھومن سنگھ اور الانور کے خلاف ڈگری پر عمل درآمد کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ڈگری پر عمل درآمد کے بعد وہ کسی اور کو دکان دیں گے اور انہیں پگڑی ملے گی۔ مدعی نے انہیں بتایا کہ وہ دکانوں کا مالک ہے اس لیے کسی تیسرے شخص کو اپنی دکانوں میں داخل نہیں ہونے دے گا اس لیے مدعی نے ان سے کہا کہ وہ مدعی کو ڈگری بیچ دیں اور اس کے حق میں مختار نامہ پر عمل درآمد کریں۔ جواب دینے والے مدعاعلیہ نے اپنے دوستوں سے قرض لینے کے بعد ان میں سے ہر ایک کو 20,000 روپے ادا کیے اور ڈگری پر عمل درآمد کے لیے مقدمہ دائر کیا۔

(9) کہ رٹ پٹیشن کے پیرا 11، 12، 13 کے مندرجات کو خارج کر دیا گیا ہے۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جواب دینے والا مدعاعلیہ متنازعہ جائیداد کا مالک ہے اور درخواست گزار درخواست گزار کی جائیداد پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اس وقت پیش کیا جاتا ہے جب اسے معلوم ہوا کہ شری بھوپیندر سنگھ اور شری پردو افراد ہیں۔ روی راج سنگھ جو دونوں کبھی کبھار شری جھومن سنگھ اور النور کے پاس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آتے تھے اور بعد میں جب ان کے تعلقات بہت کشیدہ ہو گئے تو وہ مدعا علیہ کے پاس آئے اور اسے بتایا کہ انہوں نے درخواست گزاروں کے خلاف ڈگری حاصل کر لی ہے اور ڈگری پر عمل درآمد کے بعد وہ دکانیں پگڑی پر تیسرے شخص کو دے دیں گے۔ جواب دینے والے مدعا علیہ نے پھر ان سے درخواست کی کہ وہ ڈگری پر عمل درآمد نہ کریں کیونکہ وہ متنازعہ دکانوں کا مالک ہے لیکن انہوں نے مدعی کی درخواست کو قبول نہیں کیا۔

بھوپیندر سنگھ اور روی راج سنگھ نے جواب دینے والے مدعا علیہ کے حق میں مختار نامہ پر عمل درآمد کیا اور اسے اپنی طرف سے ڈگری پر عمل درآمد کرنے کا اختیار دیا۔ اس بات کی سختی سے تردید کی جاتی ہے کہ کسی بھی دستخط یا قرارداد کی جعل سازی کی گئی تھی۔ شریمتی ارمیلا دیوی نے بھی 17.7.92 پر بیان حلفی دیا۔ ضمیمہ VI کے طور پر مختار نامہ کی حقیقی فوٹو کاپی اجتماعی طور پر اور اجتماعی طور پر اور 17.7.92 کے بیان حلفی کی حقیقی کاپی ضمیمہ VII ہے۔

(پیپر بک سے حوالہ دیا گیا)

ہمیں فوراً یہ کہنا چاہیے کہ تیسرے مدعا علیہ کی طرف سے پیش کی گئی کہانی ناقابل یقین ہے، کم از کم کہنے کے لیے۔ یہ متعلقہ تفصیلات میں خوشگوار طور پر مبہم ہے۔ یہ تجسس کی بات ہے کہ دو مدعیوں، گوہاٹی کے بھوپیندر سنگھ اور گیا کے روی راج سنگھ، جنہوں نے درخواست گزار 1 اور 2 کے خلاف گوہاٹی اور گیا عدالتوں سے بالترتیب دو ایک جیسی ڈگریاں حاصل کی تھیں، نے بیک وقت تیسرے مدعا علیہ سے ان کی طرف سے حاصل کردہ ڈگریوں کے بارے میں رابطہ کیا اور کیسے دونوں نے تیسرے مدعا علیہ کو ایک جیسے بیانات دیے کہ ڈگریوں پر عمل درآمد کے بعد وہ کچھ دوسرے افراد کو دکانیں دیں گے اور 'پگڑی' حاصل کریں گے۔ اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ تیسرا مدعا علیہ، جو 1992 میں ہی مذکورہ چار دکانوں کا مالک بننے کا دعوی کرتا ہے، نے انہیں شریمتی ارمیلا دیوی سے خرید کر بے دخل کرنے کی کوشش کرنے والے تیسرے فریق کے خلاف احتجاج نہیں کیا، جو اس کے مطابق، اس کی ملکیت والے احاطے سے اس کے پٹہ دار ہیں اور انہیں تیسرے فریق کو پٹے پر دینے اور خود 'پگڑی' جمع کرنے کی ان کی تجویز ہے۔ کسی نے توقع کی ہوگی کہ تیسرا جواب دہندہ فوری طور پر ان تیسرے فریقوں کے اپنے کرایہ داروں کو بے دخل کرنے اور ان دکانوں پر قبضہ حاصل کرنے کے حق پر سوال اٹھائے گا جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا اور جو اس کے مطابق اس کی اپنی جائیدادیں ہیں۔ نہ صرف اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس نے بغیر کسی اعتراض کے مذکورہ دو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

افراد سے مذکورہ ڈگریاں خریدیں اور ان میں سے ہر ایک کو بیس ہزار روپے ادا کیے اور ان سے مختارنامہ حاصل کیا تا کہ وہ مذکورہ ڈگریوں پر عمل درآمد کر سکے۔ پوری کہانی، اس کا ہر ٹکڑا، ایسا لگتا ہے کہ ایک من گھڑت ہے جس پر کوئی غور نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ بہت واضح ہے کہ مذکورہ حکمت عملی کا سہارا تیسرے مدعاعلیہ نے مذکورہ جعلی ڈگریوں پر عمل درآمد میں پہلے اور دوسرے درخواست گزاروں کی خفیہ بے دخلی حاصل کرنے کے لیے لیا تھا کیونکہ اس نے سوچا ہوگا کہ یہ مشکل ہوگا- کسی بھی شرح پر، اس کے لیے طویل وقت لگے گا- مذکورہ رٹ پٹیشنز وں کو سیدھے آگے کے انداز میں بے دخلی حاصل کرنے کے لیے، یعنی قانون کے ذریعہ مقرر کردہ صحیح طریقہ کار کے مطابق۔ ہماری رائے ہے کہ جس طریقے سے مذکورہ ڈگریاں حاصل کی گئیں اور دہلی کی عدالت کے بذریعے تیسرے مدعاعلیہ کے بذریعے انہیں عمل درآمد دینے کی کوشش کی گئی، یہ عدالتوں کے عمل کے غلط استعمال کا واضح معاملہ ہے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل سری ایم سی بھنڈارے کا کہنا ہے کہ دہلی کی عدالتوں میں اس طرح کی دھوکہ دہی کی کارروائی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور انصاف کے مفاد میں یہ ضروری ہے کہ اس طرح کی کارروائی میں ملوث افراد سے سختی سے نمٹا جائے۔ اس لیے وہ درخواست کرتا ہے کہ سی بی آئی سے کہا جائے کہ وہ مذکورہ دھوکہ دہی کے ذمہ دار افراد کی تحقیقات کرے اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ دوسری طرف، تیسرے مدعاعلیہ کے وکیل سری کے جی بھگت نے کہا کہ یہ رٹ پٹیشن مکمل طور پر غلط فہمی کا شکار ہے اور ساتھ ہی رٹ پٹیشن میں کی گئی استدعا بھی۔ ان کا کہنا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو تجویز کرتا ہے جس پر یہاں رٹ پٹیشنز وں کی طرف سے کی گئی نوعیت کی شکایت کے معاملات میں عمل کیا جانا چاہیے اور یہ کہ آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ پٹیشن مکمل طور پر نامناسب ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ درخواست گزار اپنے کسی بھی بنیادی حقوق کو نافذ کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ہیں اور اس لیے رٹ پٹیشن بذات خود قانون میں قابل قبول نہیں ہے۔ وہ یہ بھی پیش کرتا ہے کہ تیسرے مدعاعلیہ نے حقیقی معنوں میں ڈگریاں خریدی ہیں اور انہیں عمل درآمد میں ڈال دیا ہے اور وہ کسی مجرمانہ جرم یا عدالت کے عمل کے غلط استعمال کا مجرم نہیں ہے۔

ہماری رائے ہے کہ تیسرے مدعاعلیہ کی طرف سے ان حالات کے حوالے سے پیش کی گئی کہانی جس میں اس نے مذکورہ ڈگریوں کو خریدنے کا دعوی کیا ہے وہ انتہائی داستانی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پوری کہانی من گھڑت ہے۔ یہ واضح ہے کہ تیسرے مدعاعلیہ نے خود ہی گوہاٹی اور گیا عدالتوں سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مذکورہ ڈگری حاصل کرنے کے لیے ہیرا پھیری کی ہے تاکہ درخواست گزار 1 اور 2 کو قانون کے ذریعہ مقرر کردہ مناسب طریقہ کار کے مطابق بے دخل کیا جا سکے۔ یہ کسی شک سے بالاتر ہے کہ تیسرے مدعا علیہ نے عدالتوں تک حد سے تجاوز کرنے اور مذکورہ حربے کا سہارا لے کر انصاف کے مقاصد کو روکنے اور شکست دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نہ صرف اس طرح کے ہتھکنڈوں کو کامیاب ہونے دیا جائے بلکہ ان میں ملوث افراد سے مناسب طریقے سے نمٹا جائے۔ ایسی صورتحال میں، ہم سری بھگت سے اتفاق کرنے کے لیے مائل نہیں ہیں کہ آرٹیکل 32 کے تحت یہ رٹ پٹیشن قابل قبول نہیں ہے۔ جب عدالتوں اور عدالتی نظام کے عمل کا اس طرح کا صریح غلط استعمال اس عدالت کے نوٹس میں آتا ہے، تو اس کے پاس اسے درست کرنے کا اختیار، درحقیقت فرض ہے، چاہے ایسا کرنے کا اختیار آئین کے آرٹیکل 32، 136 یا 142 سے ملتا ہے۔ اس کے مطابق، مندرجہ ذیل ہدایات دی جاتی ہیں:

(i) مذکورہ بالا ڈگریاں، یعنی۔ (1) شری بھوپیندر سنگھ، ولدیت سری ہرچران سنگھ، سکونت سری منتاپور، بھنگ گڑھ، گوہاٹی بنام سری جھومن سنگھ، ولدیت سری چڑا سنگھ، سکونت تیتر پور، نئی دہلی کے درمیان ثالثی مقدمہ نمبر 47، سال 1994 گوہاٹی میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ جج -I کی عدالت نے منظور کیا اور (2) سری روی راج سنگھ، ولدیت سری اقبال سنگھ، سکونت چرچ روڈ، گیا ورسز الا نور، ولدیت سری امیر بکش، سکونت WZ-42، تیتر پور کے درمیان۔ نئی دہلی کو دہلی کی کسی بھی عدالت کے بذریعے درخواست گزار 1 اور 2 کے خلاف ناقابل سماعت قرار دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار 1 اور 2 کو مذکورہ ڈگریوں کے نفاذ میں مذکورہ ڈگریوں میں مذکور دکانوں سے بے دخل نہیں کیا جائے گا۔

(ii) تیسرا مدعا علیہ سری سنگیت سنگھ اس رٹ پٹیشن کی لاگت ادا کرے گا جس کا مشخصہ ایک لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ مذکورہ رقم آج سے ایک ماہ کے اندر اس عدالت میں جمع کرائی جائے گی۔ اس طرح کے جمع شدہ پر، مذکورہ رقم رٹ پٹیشنر 1 اور 2 (ہر ایک پچاس ہزار روپے) کو ادا کی جائے گی۔ اگر تیسرا مدعا علیہ مقررہ مدت کے اندر مذکورہ رقم جمع کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو یہ حکم قابل عمل ہو گا اور درخواست گزار 1 اور 2 کے ذریعہ اور ان کے کہنے پر سول کورٹ کی ڈگری کے طور پر مشترکہ طور پر یا علیحدہ طور پر نافذ کیا جائے گا، جیسا بھی معاملہ ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(iii) تیسرا مدعاعلیہ اور/یا اس کے تحت یا اس کے بذریعے دعوی کرنے والا کوئی دوسرا شخص رٹ پٹیشنرز 1 سے 4 کو ان کے قبضے میں موجود دکانوں سے بے دخل کرنے کا حقدار نہیں ہوگا جو احاطے نمبر 1 کا حصہ ہیں۔ WZ-93، تیتر پور، نجف گڑھ روڈ، نئی دہلی سوائے قانون کے مطابقت کے، کرایہ کنٹرول ایکٹ کے مطابق یا کسی عام سول کارروائی کے بذریعے، جیسا بھی معاملہ ہو، علاقائی اختیارِ سماعت رکھنے والی دہلی کی عدالت سے رجوع کرکے۔

(iv) درخواست گزار تیسرے مدعاعلیہ، دیوانی یا فوجداری کے خلاف ایسی کارروائی کرنے کے لیے آزاد ہیں، جو ان کے لیے قانونی طور پر کھلی ہیں۔

ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہمارا ارادہ نہیں تھا اور نہ ہی ہم رٹ پٹیشنروں یا تیسرے مدعاعلیہ کی درخواستوں پر ان کے مذکورہ دکان یا دکانیں خریدنے کے دعوے کے حوالے سے، یا مذکورہ دکانوں کی ملکیت کے ان کے متعلقہ دعووں کے حوالے سے کوئی رائے ظاہر کرتے ہیں۔

رٹ پٹیشن کی اجازت مندرجہ بالا قیود میں دی گئی ہے۔ اخراجات جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

درخواست منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document